

ناول: دشت آرزو

رائیٹر: عظمیٰ مجاہد

کتاب نگری اسپیشل

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیپ سوڈ 13 (سینڈ لاسٹ)

محبت کوئی ان دیکھی،

ان سنی، ان چھوٹی شے نہیں ہے !

محبت ایک جیتے جاگتے وجود کا نام ہے،

کیونکہ تم 'وجود' رکھتے ہو !.....

Posted On Kitab Nagri

میں نے محبت کا سراپا دیکھا ہے،

کیونکہ میں نے تمہیں دیکھا ہے۔

غازیان کی آخری سرگوشی پہ اس نے سسکی بھری تھی۔

"ہیزل تمہارے یہ آنسو مجھے کمزور کر رہے ہیں یا کیا تم آنسوؤں کو زنجیر بنا کے مجھے میرے فرض سے روکنا چاہتی ہو۔"

غازیان نے بیگی پلکوں سے آنسو چنے تھے۔

"ابھی تو ہجر کی شامیں کاٹی ہیں پھر سے یوں تمہارا جانا میرا دل نہیں مان رہا غازیان پلیز میں نے سنا ہے وزیرستان کا علاقہ بہت خطرناک ہے غازیان۔"

اسکا ہاتھ پیچھے کرتے ہیزل نے احتجاج کیا تھا۔

"کچھ بھی مشکل نہیں ہے میں لوٹ آؤنگا وعدہ ہے تم سے یاد اب تو جانے دو ایسے تو میں نہیں جاسکونگا اپنی محبوب بیوی کی آنکھوں میں آنسو دے کے۔"

اپنے سینے میں بیوست سی جڑی ہیزل کو اس نے پیچھے کرنا چاہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جاؤ۔۔۔"

وہ اسکی ایک ہی رٹ سننے بیچھے سرکتے ہوئے بولی جب غازیان کے لبوں پہ مسکراہٹ کھلی اس نے ذرا کے جھکتے اسکی پشت پہ اپنے دہکتے لبوں کا لمس دیا اور اٹھ کھڑا ہوا تھا اس سے زیادہ وہ یہاں رہتے صرف کمزور ہو سکتا تھا۔ اپنی تیاری فائل کیے ایک بار پھر سے اسکے سامنے آیا جو سرتاپہ خود کو کفر ٹر میں غائب کیے یقیناً رونے کا شغل کر رہی تھی۔ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور آہستگی سے اسکے چہرے سے کور ہٹاتے اپنے لب اسکی روشن پیشانی پہ رکھے۔

"مما کو نہیں بتا رہا ہوں یا پریشان ہو جائیں گی اور مجھے یقین ہے کہ میرے جانے کے بعد تم انہیں حوصلے سے سنبھالو گی فوجیوں کی بیویاں تو بڑی مضبوط ہوتی ہیں سر پہ کفن باندھ کے اپنے سرتاج کو بھیجتی ہوتیں اور یہاں تو رونے سے فرصت نہیں۔"

اب کے اسکی کلاسیاں سامنے کیے اسکی مہندی کی رنگینی کو خراج دینے کیلئے ان پہ بوسہ دیتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

www.kitabnagri.com

ہیزل احتجاجاً خاموش رہی تھی جب غازیان نے کھڑے ہوتے اسے کچھ دیر دیکھا اور پھر مضبوط چال چلتے وہاں سے نکلتا گیا تھا کیونکہ اسکے پاس اتنا وقت ہی نہیں تھا کہ وہ اسے مناتا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بستر پہ گرتے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی تھی جب کسی نے اس کے ہچکولے کھاتے وجود کو شانوں سے پکڑے خود میں بھیچا تھا۔ جانی پہچانی خوشبو پاتے وہ سسکا اٹھی تھی جبکہ غازیان اسے دیوانہ وار چومتے بھاری ہوتے دل کی تھکن دور کرنا چاہ رہا تھا۔

"آئی لوہو غازیان، آئی لوہو سوچ ڈاکو مم مجھے پتا ہی نہیں تھا کہ کب یہ نفرت، غصہ محبت میں بدلے مجھے تمہاری عادت ہو گئی ہے غازیان مم میں نہیں جی پاؤنگی تمہارے بغیر۔"

آخری لمحوں میں وہ کتنے کے محبت رنگ اوڑھے جڑے اسے دان کر رہی تھی۔

"بہت چالاک ہو ہیزل! وقت کی جدائی تم یہ اقرار کرو گی تو مرنا بھی مشکل ہو جائے گا۔"

اسکی پیشانی پہ بلکے سے اپنی دراز پیشانی نکاتے غازیان کا لہجہ بہت بو جھل تھا ہیزل کی سسکیاں بار بار اسے واپس لوٹ آنے پہ مجبور کرتیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

غازیان نے دھیمے سروں میں سرگوشی کی تھی۔

"ہیزل"

"ہوں۔۔"

"اظہار کرو گی نامیرے لوٹ آنے کا؟"

وہ شاید کے وعدہ و وعید کے دعوے چاہتا تھا کیا اسے ہیزل کی آنکھوں میں پنہاں جذبوں کی سچائی کچھ نہیں بتاتی تھی؟

"ہاں ہمیشہ۔"

خود کو مضبوط بنانے کی ناکام سی کوشش کرتے ہوئے بھی وہ رو دی تھی۔

وہ اسکے چہرے پہ قیمتی لمبے دان کیے باہر نکل گیا تو ہیزل نے بھاگ کے کھڑکی سے کرٹن ہٹائے اسے دیکھا تھا۔

باہر آرمی کی گاڑی کھڑی تھی جیسی گاڑی کی طرف بڑھتے غازیان کسی کے جڑے کے تحت اوپر دیکھا تھا جہاں سرمئی آنکھیں سرمئی آنکھیں لب مہر تھیں غازیان نے فلائنگ کس اچھالتے سائل کرنے کا اشارہ کیا تو جدائی کی اس گھڑی میں بھی وہ اسکی حرکت پہ مسکرا دی تھی۔

وہ چلا گیا تھا اسے تنہائیاں دیتے شب فراق کٹ گئی تھی جب صبح گھر میں سب کو اسکے جانے کا پتا چلا تو مسسر خان خاموش سی گوشہ نشین ہو گئیں انہوں نے اپنے شوہر اور بیٹے کے لاشے دیکھے تھے وہ مضبوط تھیں لیکن غازیان کا یوں جانا نہیں ضرور اس کو ہاتھ مالاں تھیں اگر بتا دیتا اور پھر شادی کی پہلی شب اسکا جانا وہ بھی نئی نوبلی دلہن کو چھوڑ کے۔

فریجہ اسکے پاس آئی تھیں کرٹن یا اور اسے بلارہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ انکے روم میں آئی تو کتنی دیر وہ اسے مضبوط رہنے اور غازیان کے مشن کو لے کے دعا کرنے کو کہتے رہے تھے
ہیزل لب بھیچے سب سنتی رہی تھی شاید کہ اب اسے بھی ان لمحوں کو کاٹنے میں اپنا سہارا خود بننا تھا۔

.....♦♦♦♦♦.....

اس وقت وہ نار کو کلس آفیسر کے سامنے بیٹھا تھا جبکہ ایئر پورٹ کا سکیورٹی عملہ بھی وہاں موجود تھا۔
"دیکھیں ابراہان صاحب اگر آپ حقائق لانے میں ہمارا ساتھ دیں گے تو ہم بھی ڈیفینسٹی آپ کے سزائیں کی کریں
گے اس ڈرگ معافیہ کا سرغنہ کون ہے؟"

انسپکٹر کی آواز پہ ابراہان کی مٹھیاں غصے میں بھیجی تھیں جب کسی نے کمشنر کے آنے کی صدالگائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ ہمارا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے سی۔ سی۔ ٹی۔ وی فوٹیج چیک کر لیں آپ
لوگ کیا یہ ناگزیر ہے آپ لوگوں کیلئے یا پھر آپ لوگ اپنی مرضی کا بیان دلوانا چاہتے ہیں؟"
ابراہان غصے میں پھنکارا تھا اسے آیت اور اپنے بچے کی فکر ہو رہی تھی اس پہ مستزاد ایک ہی سوال کی رٹ۔

Posted On Kitab Nagri

پولیس آفیسر نے اسکے سامنے ایک فوٹج چلائی تھی جہاں آیت کے ہاتھ میں تھا بے بیگ سے وہ میڈیسن برآمد کی جا رہی تھی۔

"یہ صرف ایک ٹریپ تھا دھوکا۔"

وہ زخمی شیر دھاڑا تھا جسکے دونوں ہاتھوں کو اس طرح باندھا گیا تھا کسی کی پشت درمیان تھی ایک ہاتھ سے دوسرے کے درمیان تھی وہ تکلیف میں بیٹھا تھا۔

"یہ قانون ہے شواہد کو ساتھ لے کر چلتا ہے ابراہن صاحب یہاں آپکے دلائل کسی کام نہیں آتے ہوتے۔"

پولیس آفیسر کے دو ٹوک انداز پر اسکا دل چاہا کہ قانون کا پاٹ جینے والوں کو بے نقط سنا دے۔

"جی سلیم صاحب کچھ بولا انہوں نے؟"

جانی پہچانی آواز پر بھی اس نے سر اٹھایا تھا۔

"جی نہیں سر میاں بیوی کے بیان میں کافی تضاد پایا جاتا ہے ابراہن شامی کا کہنا ہے کہ وہ نہیں جانتے کہ ان ڈرگز کا سرغنہ کون ہے جبکہ مسسز ابراہن کے مطابق وہ یہ ڈرگز اپنے شوہر کے کہنے پہ لے کے جا رہی تھیں یہ رہا انکا بیانیہ اور سائن۔"

وہ بات جواب تک ابراہن کو بھی نہیں بتائی گئی تھی شاہ وزیر آفندی کی آمد پہ ایک فائل بڑھاتے ہوئے کی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"مسٹر ابراہان اگر آپ قانون کا ساتھ دیں گے تو ہی اچھا ہوگا اگر آپ یہ سمجھ رہے ہوں کہ ڈرگزا سپلائی چھوٹا مونا جرم ہے تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے موت بیچنے والے سودا گروں کے بارے میں قوانین بڑے سخت ہیں۔"

شاہوین اسکی پیئیر کے گرد گھومتے ہوئے کہہ رہا تھا جبکہ ابراہان کے لب جیسے سل ہی گئے تھے اسے یہاں دیکھتے ہوئے اسے جانے کیوں لگ رہا تھا کہ شاہوین اس سے نظریں نہیں ملا پارہا۔

دوست ایسے بھی دغا دیتے ہیں اس نے سوچا نہیں تھا غازیان کے فتنشن میں وہ اس سے کافی کھنیچا کھنیچا تھا لیکن ابراہان نے زیادہ نوٹس نہیں کیا تھا لیکن اب اسے سامنے دیکھتے جانے کیوں دل دکھا تھا کہ اس سے ایسی امید ہی نہ تھی۔

اور آیت کیا واقعی اس نے ایسا بیان دیا تھا؟ تبھی ایک نظر اس بیانیے پہ ڈالی جہاں آئیو کے سائن اس بات پہ مہر ثبت کر رہے تھے کہ محبوب بے وفا تھا۔ حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے اس پر۔

کیا شخص تھا کہ جس کو نہیں جیت پائے ہم
کیا شخص تھا جو ہم سے ہارا نہیں گیا۔-----
www.kitabnagri.com

اس نے شکستہ سانس کو نیچے جھکا یا اور بولنا شروع کیا تھا۔ انسپکٹر جلدی سے اسکا بیان نوٹ کرنے لگا تھا۔

شاہوین نے ایک فاتحانہ نگاہ اس پہ ڈالی اور باہر نکل گیا اسے شاید اس چیز سے کوئی سروکار نہیں تھا کہ ابراہان شامی کا انجام کیا ہونا ہے لیکن اسے اس بات کی فتح حاصل تھی کہ اس نے بلاآخر آفندی کے خلاف بیان دے دیا تھا۔ ابراہان نے اس دھندے میں انووولمنٹ اور ان سے الگ ہونے پہ اپنے اوپر ہونے والے قاتلانہ حملے کے بعد اس سازش

ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

میں بھی انکا نام لیا تھا وہ جو وعدہ معاف گواہ بننے سے انکار کرتے اس گھور گھٹا سے دور چلا جانا چاہتا تھا شاہد ویز نے اسے بڑے اچھے طریقے سے ٹریپ کیا تھا اور آیت سے بلیٹنگ پیپر پہ سائن لیتے اس نے اسی زندگی کے ہاتھوں ہی ابراز کو مارا تھا۔

کیس عدالت میں پہنچا اور پھر اسے تین روز کیلئے جسمانی ریمانڈ پہ مزید جیل بھیج دیا گیا تھا۔ حالانکہ اس سب کی ضرورت نہ تھی کہ وہ اپنے جرم کا اعتراف کر چکا تھا لیکن اصول و ضوابط ہی کچھ ایسے طے پائے تھے۔

اور اگلی دو پیشیوں میں اسے سزا سنائی گئی تھی۔ آیت اس سے ملنا چاہتی تھی پر ابراز نے انکار کر دیا اگر وہ بیوقوف ہوتا تو آیت کی غفلت کی سزا اسکے سر ڈالتے آزاد ہو جاتا لیکن زندگی میں ایک ہی کام اس نے انتہائی ایمانداری سے کیا تھا اور وہ تھا آیت آفندی سے محبت کا۔



اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پبلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارنیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جائے۔
Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مس یو پارٹنر"

شاہویر کے مسیج کو کھول کے دیکھتے اس کا دل شدت سے دھڑکا تھا۔

"تم اپنے ہر فیصلے آزاد ہو، لیکن ایک بار اپنے اس دیوانے کا بھی سوچ لیتی؟"

ایک التجائی میسج اس نے سیل رکھنا چاہتا تھا جب وہ زور سے بج اٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

"باہر آؤ میں گیٹ پہ انتظار کر رہا ہوں۔"

شاہویر کی بات سننے اسکے قدموں تلے سے زمین سر کی تھی جتنا بڑا طوفان گھر میں وہ برپا کر کے گیا تھا اسکے بعد تو سب اسے قتل کر دیتے لیکن وہ شوہر اور ہر مشکل میں اسکا راہزن بھی تو تھا پر انانے اس بات کی اجازت نہیں دی تھی۔

"میں نہیں آسکتی شاہو اگر تم اپنا درکس واپس لے لو تو شاید اس رشتے میں کہیں گنجائش پیدا ہو جائے۔"

وہ بھی اپنی زندگی کے اس بے یقین سفر سے اکتائی ہوئی تھی لیکن جن رشتوں کیلئے اس نے عزت گوائی تھی انہیں دکھی دیکھنا بھی اسکے بس میں نہ تھا۔

"پلیز امل صرف تھوڑی دیر کیلئے میری بات سن لو۔"

شاہویر کے ملتی انداز پہ اس نے گھڑی کی جانب دیکھا جو رات بارہ بج رہی تھی امید کافی تھی کہ سب سوچکے ہونگے لیکن یہ دل؟

"اگر تم باہر نہ آئی تو میں پھر اندر آؤں گا اور ان نتائج کی ذمہ داری تم خود ہوگی۔"

شاہویر کی دھمکی پہ صدا کی ڈرپوک امل نے سر جھکایا اور باہر آئی تو وہ گاڑی میں بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا۔

"بولو؟"

Posted On Kitab Nagri

لٹھ مار انداز میں مخاطب تھی جب شاہویر نے گاڑی کا دروازہ واکے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب یہاں تک آہی گئی تھی تو آگے کا سفر بھی دیکھنا تھا پر جھک اس وقت لگا تھا جب اسکے بیٹھتے ہی شاہویر نے گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی۔

"تم میرے ساتھ یہ دھوکا نہیں کر سکتے۔"

وہ چلائی تھی۔

"میں کیا کیا کر سکتا ہوں ان حدود کو متعین تم بھی نہیں کر سکتی مائے لو۔"

فاسٹ ڈرائیو کرتے وہ اسکے ایک ریٹورنٹ لایا تھا۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔"

"لیکن مجھے تو بے گھر والی گھر نہیں ہے تو کوئی ہمیں پوچھ ہی نہیں رہا کھانے پینے کا۔"

وہ اسکا ہاتھ تھامے گاڑی سے باہر آیا تھا جب سامنے موجود شخص پہ نگاہ پڑتے اس نے فوراً نگاہوں کا رخ موڑا تھا۔ شاہویر نے بھی ذرا کی ذرا اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا جہاں عمیس آفندی ایک انتہائی طرحدار لڑکی کے پہلو میں بیٹھا تھا۔

"مشہور رقصہ ہے اور عمیس آفندی باپ دادا کی حرام دولت بے دریغ انداز میں ان پہ لوٹا رہا ہے۔"

شاہویر اسکی انفارمیشن میں اضافہ کرتے اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھامے عمیس آفندی کے قریب ٹیبل کا انتخاب کر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ وہ انہیں یہاں دیکھتے بری طرح چونکا تھا ذرا کے جھکتے اپنے سامنے موجود اس لڑکی کو کچھ کہا تھا جسکی کاندار لگا ہوں نے سر تا پیر امل کا جائزہ لیا تھا۔

"مم۔۔ مجھے یہاں نہیں بیٹھنا ہم کہیں اور بھی تو جاسکتے ہیں۔"

شاہ ویز کا ہاتھ تھامے وہ اسے اٹھانے لگی تھی جب اگلے لمحے شدید شک لگا تھا جو اسکے دونوں ہاتھوں کو تھامے شاہ ویز نے ان پہ اپنے لبوں کی چھاپ چھوڑی تھی پبلک پلیس پہ بے باکی کا یہ مظاہرہ اسے سر تا پیر سرخ کر گیا تھا۔

"اگر تم چاہ رہی ہو نا کہ میں اس سے آگے نہ بڑھوں تو چپ چاپ یہاں بیٹھو۔"

اسکا ہاتھ دباتے کڑی دھمکی دی تو وہ نم پکوں سے وہاں بیٹھی تھی۔

"تم یہاں میرا تماشا ہی بنانے آئے تھے۔"

رندھی آواز میں اس نے کہا گو شاہ ویز نے نفی میں سر ہلایا۔

"آہاں میں تو یہاں کچھ دیر کیلئے تمہارے ساتھ اچھا وقت گزارنے آرہا تھا لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ تم اپنے ایکس ہسپینڈ کو دیکھتے دکھ میں مبتلا رہو گی۔"

شاہ ویز کا انداز کافی تیز تھا۔ تو کیا وہ اسے ماضی کے بارے میں سنوار رہا تھا؟

اسے پتا چل رہا تھا کہ سب مرد ایک جیسے ہی ہوتے کم ظرف سے۔ اس نے شاہ ویز سے رخ موڑ لیا تھا جب عمیس آفندی اور اسکی ساتھی وہاں سے اٹھ کے چلے گئے تھے۔

"آئی ہیٹ یو۔"

امل کے تیور بگڑے تھے۔

"بٹ آئی آئی لوو یو۔" وہ ایک بار پھر سے محبت بھرا مظاہرہ دکھاتے کھانا آرڈر کیا تھا۔ امل نے زبردستی کچھ نوالے زہر مار کیے تھے پورا وقت اسکی سننے وہ لوگ ریسٹورنٹ سے نکل آئے تو شاہ ویز کالانگ ڈرائیو پلین سننے وہ احتجاج بلند کر گئی۔

"مجھے گھر جانا شاہ ویز اس انف ناؤ۔"

شاہ ویز نے امل کی چھوٹی سی ناک پہ ہوا غصہ دیکھا تو ذرا کے جھکتے اس پہ اپنے لب رکھے تھے وہ گنگ سی بیٹھی تھی اسکی حرکت پہ۔

"گھر چلو امل وہاں خوشیاں ہماری منتظر ہیں۔"

گھمبیر لہجے میں سرگوشی کرتے اس نے امل کی سیٹ کو ایزی کیا اور اس پہ جھکا تھا۔ امل کی تو سانس ابھی تھی اتنی قربت پہ۔

"تت۔۔ تم اپنا فیصلہ بدل لو میں آ جاؤ گی۔"

اسکی آنکھوں میں بڑھتی چمک سے نظریں چراتے اس نے کہا تو شاہ ویز نے اسکی ٹھوڑی اٹھائے چہرہ اپنے سامنے کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جان لینے کی بات کرو گی تو بھی حاضر ہوں میری جان لیکن یہ کڑی شرائط مجھے منظور نہیں ہیں پہلے ہی تماری ضد میں آکے میں نے آئیو اور ابراز کو ٹریپ کیا ہے۔"

آیت کے ذکر پہ وہ بری طرح چوکی تھی۔

"ہاؤ کڈیو ڈوس؟"

اسکی آنکھوں میں حیرانی تھی۔

"کرنا پڑتا ہے اسوقت وہیں انکا بہترین دشمن ہے جسکے پاس آفندیز کے سارے کٹھے چٹھے ہیں لیکن وہ عشق کی بیچیاں لڑائے سیٹھی اپنے سسرال والوں کو سیف کرنا چاہتا تھا پر میں نہیں ایسے چال گرثابت ہونا پڑا۔"

کہیں نا کہیں اسے اپنے کیے کی پیشمانی تھی کہ ابراز نے خود کو کافی بدل لیا تھا لیکن ہر جرم کی سزا تو لکھی ہی گئی تھی۔

گاڑی میں سٹائے ہوئے لگے تھے جنہیں دو نفوس کی سانسیں بھی توڑ نہیں پارہی تھیں۔

www.kitabnagri.com

"اٹل کیا لازم ہے کہ تم ہمارے رشتے کے درمیان گھر والوں کو لاؤ؟"

وہ بے بس ہوا تھا قیامت خیز حسن کا مالک محبوب پاس تھا جبکہ دوریاں تھیں کی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔

"گاڑی چلاؤ شاہو ہمیں دیر ہو رہی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

امل نے رخ موڑا تو شاہ ویز کو ناگوار گزرا تھا تبھی اس کے رخساروں کو اس گستاخی کی سزا سنائی تو وہ بلبللا اٹھی تھی لیکن وہ اپنی محبت کے نام پہ وحشتوں کا سامان کرتے اسکی گردن پہ اپنی ہانٹ کا نشان چھوڑ گیا تو امل نے سرکاری بھری تھی۔ گاڑی میں پھیلے افسوں خیز لمحوں کا جادو شاہ ویز کو صرف اتنا یاد دلایا کہ ہاتھ لڑکی اسکی محبت اور منکوحہ ہے بھلا وہ کیونکر تہی دامن رہتا تھا۔

"شاہد ویز پلیر۔"

اسکی وحشتوں پہ تڑپتی وہ اسے پیچھے کرنے لگی تھی جبکہ شاہ ویز کی گرفت اس پہ بہت مضبوط تھی۔

"میرے صبر کی حد شاید اتنی ہی ہے امل میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا۔"

چھپے کو ہٹے جیسے وہ کسی آخری نتیجے پہ پہنچا تھا مل کو اسکی مبہم باتوں کی سمجھ تب آئی تھی جب گاڑی اسکے گھر میں
 کی تھی۔

"شاہد ویز مجھے جانا ہے۔"

www.kitabnagri.com

وہ احتجاج کرتے بولی تھی۔

"لیکن مجھے یہ گوارہ نہیں کہ تم ان حرام خور لوگوں کے درمیان رہو۔"

شاہ و یز و ہاڑا تھا۔

"مت بھولو کہ آج تک تم بھی انہی حرام نکلروں یہ جیتے آئے ہو۔"

ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

وہ وہد وہوئی تھی جب شاہوین سے کلائی سے تھامے باہر آیا تھا۔

"چھوڑ مجھے میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے تم۔"

اپنی پوری قوت لگاتے ہاتھ چھڑایا تو شاہوین کے لبوں پہ مسکراہٹ کھلی تھی۔

"ہاں نہیں کر سکتا زبردستی، پیار جو کرتا ہوں 'محبوب کی کج ادائیگی سر زشت چاہے کتنی ہی دل ریز کیوں نہ ہو

لیکن یہ دل سودائی بنا رہتا ہے۔"

اسے گاڑی سے لگائے اپنی انگلیوں کو اس کے چہرے پہ مس کیا تھا۔

"جاؤ"

شاہوین نے ذرا کوا سکی پیشانی سے لب مس کیے اور اسے آڈا کیا تھا۔ امل نے پلکوں پہ انکے آنسوؤں صاف کیے اور

بھاگتے ہوئے اس کے گھر کی چوکھٹ پار کر گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

.....♦♦♦♦♦.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پبلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارنیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا
جائے۔

وہ لان میں اداس سی بیٹھی غازیان کی سوچ میں گم تھیں وہ اپنے بچے بیٹھی تھی۔

زندگی نے کیسی کروٹ لی تھی وہ شخص جو قطعاً آشنا تھا چانک سے اسکی زندگی میں آتے اسے کتنا کچھ عطا نہیں
کر گیا تھا وہ لمحہ بہ لمحہ اسکی زندگی کیلئے دعا گو بنے گئے مہینہ گزر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بچپن سے کچھ گرنے کی آواز پہ چو نکلتے وہ گھر کے اندر داخل ہوئی مسسز خان کے سفید پٹری رنگت پہ چو کی انکی نظروں کا پیچھا کیا تو جیسے سانس لینا بھول گیا تھی اب تک کے جسکی کوئی خیر خبر نہ تھی نیوز پہ دکھائے جانے والا منظر نے اسکی سانس روک گئی۔

جہاں سیکورٹی فورسز پہ حملے کی خبر کے ساتھ سپاہیوں کا نام لیا جا رہا جن میں غازیان خان کا نام ہونا محض اتفاق نہیں ہو سکتا۔

مسز خان نے دونوں ہتھیلیوں کو آپس میں جوڑا شاید کہ اپنی لکیروں میں اولاد کا مقدر ڈھونڈنا چاہتا تھا جب دھڑام کی آواز پہ پیچھے مڑ کے دیکھا تھا۔

"ہیزل"

وہ تو پتے ہوئے اسکی طرف بڑھی تھیں فریجہ جو پہلے ہی انکی طرف آرہی تھیں اسے زمین بوس ہوتے دیکھ کر گڑبڑائی تھیں۔ وہ دونوں خواتین مل کے اسے سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی تھیں۔

فریجہ نے ان دیکھے اندیشوں کے تحت اسکا چہرہ دیکھا ایک ہلکا سا کلمہ تھیں جو بیٹی کی حالت کو بخوبی سمجھ رہی تھیں اور باقی کی تصدیق ہیزل کے ہوش آنے پہ ہوئی تھی سمجھ نہیں آیا تھا کہ خوشی منانی تھی یا سوگ؟

وہ اسے سکون آور ادویات دیتیں باہر آئی تھیں۔

کر نل یا اور بھی گھر پہ نہ تھے جو اس خبر کی تردید یا تصدیق کرتے خواتین اپنی جگہ نڈھال سی تھیں گو یا قیامت خیز رات کا منظر تھا جسکی صبح ہوتی نظر نہیں آرہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہیزل سفید جوڑے میں ملبوس اپنے سامنے لبو لپکتی غازیان کی میت دیکھ رہی تھی۔
ہر طرف آہ بکا کا عالم تھا جبکہ وہ بے جان وجود سے بیٹھی خالی خولی نظروں سے اسکے روشن چہرے کو دیکھ رہی تھی۔
"ایسا تو کچھ طے نہیں پایا تھا ہم میں غازیان کہ کے تم لوٹ کے نہیں آؤ گے؟ کیا اپنا وعدہ بھلا دیا تم نے مجھے زندگی کے نوید دینے والے تم تھے نا پھر کیوں مجھے آنسوؤں کی وعید دے گئے؟"
ہیزل نے اسکا سر ہاتھ لبوں سے لگایا تو ایک عورت نے اسے پیچھے ہٹایا تھا۔
"ایسا مت کرو بیٹی۔"
اس روشن چہرے والی خاتون نے اسے روکا تھا۔
فریہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے صبر کی تلقین کرنا چاہتی تھیں جب اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔
تبھی کلمہ شہادت کا ورد کیا گیا تھا اور زمین سے اسکا بے جان وجود اٹھائے کندھوں پہ منتقل کیا گیا تھا۔
www.kitabnagri.com
"نہیں غازیان تم ایسے نہیں جاسکتے ابھی تو مجھے تم سے بہت کچھ کہنا تھا مم۔۔۔ میں نہیں رہ سکوں گی تمہارے بنا غز۔۔ غازیان مجھے اپنے ہمراہ لے کے جاؤ۔"
وہ چیختی ہوئی لوگوں کے جم غفیر کو چیرتی اس تک پہنچنا چاہتی تھی جب کسی نے اسے پکڑتے ہیزل کا چہرہ تھپ تھپایا تھا۔

ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"نن۔۔ نہیں غاز۔۔ مم۔۔۔ مجھے چھوڑ۔۔"

"ہیزل"

غازیان کی آواز اسے آس پاس کہیں سنائی دی تھی وہ دیوانہ وار ادھر ادھر اسے ڈھونڈتی پھر رہی تھی۔

"ہیزل ویک اپ مائے لوو۔"

لاشعور میں کہیں آواز قریب سے ابھری تھی۔

"غاز۔۔"

"میں یہاں ہوں تمہارے پاس میری جان۔"

اسکے قریب جھکتے ذرا سی سرگوشی کی تو ہیزل نے خوف کے زیر سانپہ آنکھیں کھولی تھیں جہاں وہ اس پہ جھکا اسکی پٹکوں پہ چھائے آنسو چن رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"غاز۔۔ یان۔"

ہیزل نے ہاتھوں کا پیالہ بنائے اسکا چہرہ ان میں بھرا تھا غازیان نے اسکے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتے اس پہ بوسہ دیا تھا۔

وہ خواب تھا؟

یا پھر یہ خواب تھا جو وہ اسکے سامنے تھا؟

Posted On Kitab Nagri

لیکن یہ خواب ہی تھا کیونکہ وہ تو اسکی موت کی خبر۔۔۔"

ہیزل نے بے تحاشہ دھاڑیں مارتے ہوئے رونا شروع کیا تو غازیان کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے تھے۔

"ہیزل واٹ ہسپینڈ یار دیکھو تم اب بہت نا انصافی کر رہی ہو اسنے عرصے بعد لوٹ کے آنے والے شوہر کا ایسا استقبال کون کرتا ہے یار؟"

وہ پریشان سا تھا۔

"م میں اس خواب سے جاگنا نہیں چاہتی م میں تمہیں نہیں کھوسکتی غازی۔"

غازیان سمجھ سکتا تھا کہ وہ محض اتفاقاً اسکے اور ایک سپاہی کے نام کی مشابہت پہ اسے کھونے کے خوف میں مبتلا ہو گئی ہے تبھی جھکتے ہوئے اسکے لبوں پہ اپنی موجودگی کا احساس شدت سے بیدار کیا تھا۔

دیوانگی کی حد اتنی تھی کہ لبوں کے کونے سے ہلکی سی خون کی کلیئر نمودار ہوئی۔

یہ چاہتیں جگنا لمس، یہ شدت لوٹانا احساس ایک آشنا کا تھا وہ دیوانی سی اسکو چھونے کر دیکھنے لگی

www.kitabnagri.com

تھی، اسکی ہاتھوں پریشانی پہ بوسہ دیتے دیوانہ وار اسے چومتے وہ روئے جارہی تھی وہ زندہ تھا اسکے سامنے صبح سلامت موجود تھا۔

"میں ڈر گئی تھی وہ ٹی۔ وی پہ، نہیں غازیان میں مر جاتی مجھے سانس نہیں آ رہی تھی۔"

Posted On Kitab Nagri

آنسو میٹھا بن کے برسے رہے تھے جبکہ وہ آب حیات سمجھ کے انہیں اپنے لبوں سے چھوتے انکے انمول ہونے کا یقین دلارہا تھا۔

"اتنی آسانی سے مرنے تھوڑی نادو لگا ابھی تو ہمیں ماما بابا جیسے اہم عہدے پہ فائز ہونا ہے تاکہ ہمارے مرنے پہ بھی کوئی رونے والا ہو؟"

غازیان کی بات سنتے اسکا دل ہولا یا تھا۔

"شٹ اپ غازیان کیا تم کبھی اچھی بات نہیں کر سکتے؟"

اس نے سرخ آنکھیں اس پہ گاڑیں تھیں جب وہ اسکی سرمئی آنکھوں پہ فدا ہوتے انہیں اپنے لبوں سے معطر کر گیا۔

"اچھی باتیں ہی تو کرنے آیا ہوں بھلا دن میں بھی کوئی خواب دیکھتا ہے کیا؟"

غازیان نے اسکے گھٹنوں پہ سر رکھا تھا جب وہ اسکے ماتھے پہ مندرمل ہوتے زخم کے نشان پہ چوکی۔

www.kitabnagri.com

"یہ چوٹ کیسے لگی غازیان؟"

نشان اتنا واضح تھا کہ ہیزل کا پریشان ہونا نہ تھا۔

"اس چیز کی کھوج کرنا فضول ہے کہ زخم کیوں لگا تم بس یہ دیکھو کہ وقت پڑتے زخم بھر گیا ہے۔"

اسکے ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے کہا تھا ہیزل نے اسکی بات سمجھتے ہوئے سے سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے مس کیا تھا؟"

دھڑکتے دل سے سوال پوچھا جانے وہ کیا جواب دینے والا تھا؟

"سائنس لینا بھی کوئی بھولتا ہے کیا؟"

غازیان نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے خود پہ جھکایا اور نرماسٹ لیے ان لبوں کو چوما تھا۔ معتبر کر دینے والے لمس کو پاتے وہ ہکا سمسکا ئی تھی۔

"کچھ کھانے کو لاؤں؟"

اسکے تھکن زدہ وجود کا احساس پاتے فوراً سے اسکی راحت کا سامان کرنے کا سوچا تھا اور پھر ایک خیال کے آتے اسکے چہرے پہ گلال کھلا تھا وہ بھلا کیسے بتائے کہ چند گھنٹوں کی رفاقت انہیں زندگی بھر کیلئے عطا ئے ربی سے نواز گئی تھی۔



غازیان اسکے ہاتھوں سے کھیلتے بغور اسکے چہرے کے رنگوں کو پڑھ رہا تھا۔
"ہاں بھوک تو شدید لگی ہے میں جب تک مہاسے مل لوں وہ بھی بیٹے کی متوقع موت پہ سوگ میں مبتلا ہو گئی۔"

وہ شوخا ہوا تو ہیزل نے اسے دھموکا جڑا تھا۔

وہ فریش ہوتے باہر آیا تھا ایک فلائنگ کس اسے پاس کی جو کچن میں مسکراتے لبوں سے کام کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

فریہ اور مسسر خان اسے اپنے سامنے صبح سالم دیکھتے خوشی سے چلا انھی تھیں انکا حال بھی کم و بیش بیزل جیسا ہی تھا۔

”یالہا یہاں آپ خواتین نے تو خوب رونے کا رنگ جمار کھا ہے بھائی کیا ہو گیا ہے ممداد بھی تو کسی کا پینا ہی تھا نا آپ لوگوں کی اتنی خوشی مجھے مزید افسردہ کر رہی ہے جبکہ میں راستے بھر یہی سوچتا رہا ہوں کہ میرے ہم نام کے حصے میں شہادت آئی تو میرے کیوں نہیں، ایک کامیاب آپریشن کے بعد ہم نکلے ہیں لوگ بھی خوش تھے لیکن دشمنوں کو بھلا کہاں وطن عزیز کی خوشیاں راس ہیں۔“

وہ واقعی رنجیدہ سا تھا۔

اسکے سنجیدہ تاثرات دیکھتے اس خوشی کو مزید سیلبریت کرنے کا ارادہ ترک کرتے وہ لوگ کھانا کھانے لگے تھے وہ کتنی دیر اپنی ماں کے پاس بیٹھا رہا تھا اور پھر فریج کی زبانی ابراہام کی گرفتاری اور قید نے اسے کافی ڈپرئس کیا تھا جب انکے لبوں نے بے اختیار ہی گھر میں آنے والی خوشی کی بابت بتایا وہ بمشکل انکے سامنے اپنے جذباتوں پہ بند باندھے بیٹھا جس نے کمرے میں آتے ہی ہیزل کو گود میں اٹھائے گھما ڈالا۔

"کیا ہو گیا ہے غازی؟"

وہ بوکھلائی تھی اس افتاد پر۔

"میں تم سے شدید و الاناراض ہوں۔"

غازیان کو یاد آیا تھا کہ اسے یہ خبر ہیزل کو دینی چاہیے تھی جو ممالوگوں سے سن کے آیا تھا۔

"پر کیوں؟"

وہ گھبرائی تھی جب غازیان نے اسے تیور دکھائے۔

"کیا یہ ظلم نہیں کہ پاپائے کی خبر مجھے دوسروں سے مل رہی ہے؟ جبکہ مجھے تو امید تھی کہ اپنا بے بی پاؤں چلتے میرا استقبال کرے گا۔"

وہ نروٹھے انداز میں کہتے اسے چھوڑے بستر پہ جا کے بیٹھا تھا۔

ہیزل بھک ہوتے دماغ سے اسکی بات سن رہی تھی اور بات کی تہہ تک پہنچتے چہرہ سرخ پڑا تھا جبکہ غازیان تو قوس و قزاح کے ان رنگوں کو دیکھتے مہبوت رہ گیا تھا۔

ہاتھ بڑھائے اسے خود سے قریب کیا۔

"یہ نوواٹ میں اتنا خوش ہوں کہ تم جان نہیں سکتی حارث بھائی کی اولاد کو میں اپنا سمجھ کے کبھی شادی نہ کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا تاکہ کبھی کوئی آنے والی انکی حق تلفی نہ کرے لیکن تمہارا میرا زندگی میں آنا اور تمہیں دیکھتے ہی میرا دل ہارنا اور اب یہ نوید سعید کیا مجھ سے بڑھ کے کوئی آگئی ہوگا؟"

www.kitabnagri.com

وہ اپنی خوشی کو سوال میں ڈھال گیا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میری وجہ سے بچے آپ سے الگ ہو گئے ہیں۔"

اس نے سر جھکائے کسی جرم کا اعتراف کیا۔

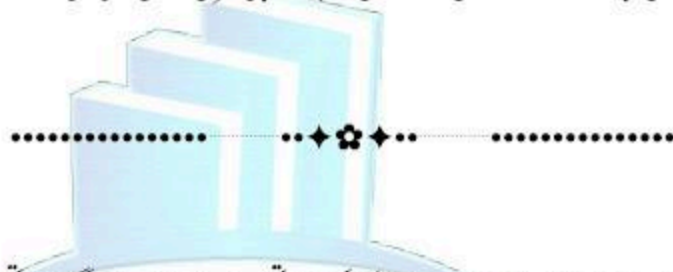
ناول: دشت آرزو..... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"ایسا کچھ نہیں ہے میری جان عائشہ کی ضد ایسی ہے دیکھنا بہت جلد وہ ہمارے پاس ہونگے۔"

غازیان نے اسے دلاسا دیا تو ہیزل نے اس کے کندھے پہ سر ٹکا یا تھا گویا طویل مسافت کے بعد مکان دور کرنے کو پڑاؤ ملا تھا۔

غازیان نے اسے اپنی تحویل میں لیا تھا اور رات کی مدہم سرگوشیوں میں اپنے جذبوں کی داستان سنانے لگا تھا جس میں محبت کے دشت میں بھٹکتے شخص نے بلا آخر اپنی منزل حاصل کر لی تھی۔



آیت حیران سی اپنے سامنے پڑے اخبار کو دیکھ رہی تھی وہ اس وقت شاہویز کے گھر میں تھی۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اس گیم کا ماسٹر مائنڈ شاہویز تھا جس نے وہ ڈرگزر کھوائیں اور پھر ابراز کو تھانے روانہ کرتے آیت کو بڑے طریق سے اس سب سے الگ کیا تھا۔

وہ روتی ہوئی زرتاشہ کو کال ملانے لگی تھی۔

"مماوہ۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"اسی انجام سے ڈرتی تھی میں آیت مجھے لگا وہ بدل گیا ہے پر وہ نہیں بدلا میرا اس سے کوئی ربط نہیں ہے آیت اور اگر تم چاہو تو یہاں لوٹ آنا کہ تمہارا بچہ ابراہیم ہے۔"

زرتاشہ کسی پتھر کی مانند لگیں تھیں اسے جو اپنی اولاد کیلئے سخت الفاظ استعمال کر رہی تھیں بے اختیار اس نے سسکاری بھری تھی۔

اس نے غازیان کو کال ملائی تو نمبر بند تھا گھر ملائی تو ہیزل نے اسے کسی وزیرستان میں سکیورٹی فورسز آپریشن میں شمولیت کا بتایا تھا جبکہ کرنل یاور اور فریجہ بھی ابراہیم کو لے کے پریشان سے تھے۔

بندگلی میں بیٹھے ماسوائے اسکے پاس رونے کے کچھ بھی نہ تھا جب کوئی گھر میں داخل ہوا۔
آنے والے اسے دیکھ کے شاکدرہ گئے تھے کچھ ایسا ہی حال اس کا تھا۔

"تم، تم منحوس لڑکی کب سے ہمیں تمہاری تلاش تھی ہمیں اپنے باب دادا کی عزت کو داؤد پر لگائے کس آشنا کے ساتھ بھاگی تھیں تم؟"

خاقان اسے دیکھتے ہی بھڑکے تھے جبکہ جہانگیر آفندی (دادا جان) کا بھی یہی حال تھا۔

"کوئی عزت کیا دوسروں کی عزتیں اجاڑنے والوں کی بھی کوئی عزت ہوتی ہے بابا؟"

وہ انکی لاڈلی بیٹی تھی لیکن سرکش سی وہ ان سے سوال جواب کا حق رکھتی نہیں تھی پر اس کا خسارہ بہت عظیم تھا جو انکی پی مرہون منت تھا تبھی استسرا نیہ انداز میں بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بکواس بند کرو تم اپنی۔"

خاقان کا تھپڑ اسے زمین بوس کر گیا تھا۔

"خاقان یہ اسوقت اس نمک حرام کے گھر میں کیا کر رہی ہے؟"

جہانگیر آفندی کی ذہنی روش اسکی یہاں موجودگی کی طرف بھگی جو شاہویر کو یہاں وارن کرنے آئے تھے۔

خاقان نے بھی اسکی طرف چوتکتے ہوئے دیکھا تھا۔

"جو بھی ہے باہاجان کیا ہی اچھا ہو کہ اسکا خون کردوں میں ابھی؟ کل کو یہ بھی فریجہ کی طرح ہماری ذات پہ وار کرے گی۔"

خاقان کی نظریں ایک بار پھر سے قہر برسانے لگی تھیں۔

"اسمگلنگ کے کیس میں تو شاید بچ بھی جائیں آپ لیکن خون کے کیس میں بچ نہیں پائیں گے آپ لوگ۔"

شاہویر کی آواز پہ انکی گردنیں پیچھے کو مڑی تھیں جو یونیفارم میں ملے بوس رہے اتھا یقیناً ان کی آمد کی خبر اسے پہلے سے ہی مل چکی تھی۔

"تم بھول رہے ہو کہ ہم کون ہیں برخودار اسلئے ہمارا نام اچھالنے کی کوشش کی ہے تم نے کسی کرائے کے غنڈے کے ساتھ۔"

جہانگیر آفندی کا رعونت بھرا لہجہ شاہویر کے چہرے پہ

"کرائے کا وہ غنڈہ آپکا پوتا ہی ہے اس حیثیت سے تو آگاہ نہیں ہونگے آپ ابراہام شامی سکندر آفندی اور زرتاشہ شامی کا بیٹا ہے اور۔۔۔ اور خاقان انکل آپکے ساتھ تو اسکے مراسم اور زیادہ گہرے ہیں بزنس پارٹنر، بھتیجا اور پھر داماد بھی۔۔۔ ارے حیران کیوں ہو رہے ہیں آئیو کیا تم نے ابھی تک اپنے باپ دادا کو اپنے شوہر مسٹر ابراہام شامی سے انٹرویو نہیں کرایا؟"

گہرے طنز میں ڈوبی شاہو یز کی آواز نے ان لوگوں کو گم سم کیا تھا۔

"کیا بکواس کر رہا ہے یہ؟"

سکندر آفندی کی برداشت جواب دینے لگی تھی حال تو جہانگیر آفندی کا بھی کچھ ایسا تھا۔

www.kitabnagri.com

"صحیح کہہ رہا ہو شاہو شام سکندر چاچو کا بیٹا ہے اور اس نے زرتاشہ ماما کے ساتھ کیے گئے ظلم کا بدلہ لینے کیلئے آپ لوگوں کا روپ اپنایا اور آج۔۔۔"

"آیت کمرے میں جاؤ تم۔"

Posted On Kitab Nagri

شاہوین نے ہلکے سے اسکے شانے پہ دباؤ ڈالتے اندر کورخصت کیا تو وہ خفیف سا سر اثبات میں ہلائے اندر کی طرف بڑھ گئی تھی۔

پلوں پہ ناقابل برداشت بار جما تھا ابراہامی کو دو سال کی قید سنائی گئی تھی جس میں کچھ ترمیم کی گئی تھی اور اسکی روش نہ بدلنے پہ سنگین نتائج کا بھی سنایا گیا تھا اور یہ زخم اسے ریزہ ریزہ کرنے کو کافی تھا جبکہ اصل مجرم تو ابھی بھی باہر ہی تھے۔

"یقیناً شک لگا ہو گا اور اس بات کا بھی پتا ہی ہو گا آپ لوگوں کو کہ ابراہام جیل میں ہے تو زیادہ دیر قانون کی گرفت سے آزاد تو آپ لوگ بھی نہیں رہ سکیں گے؟"

شاہوین نے مسکراتے ہوئے انکا انجام بتایا تھا۔

"یہ تمہاری بھول ہے حرام زادے ہم تو صلح صلاح سے سب ختم کرنے آئے تھے لیکن تم نے جلتی پہ مزید تیل چھڑکا ہے ہمیں فرق نہیں پڑتا وہ کون ہے کیوں ہے لیکن۔۔"

"لیکن آپ لوگوں کو فرق ضرور پڑے گا کیونکہ وہ وعدہ معاہدہ گواہ بن چکا ہے وہ بھی آپ لوگوں گنگ بہترین ریکارڈ کو لیک کرتے ہوئے قانون اسے مکمل پروٹیکشن دے گا اسلئے اسے نقصان پہنچانے کی سوچ بہت بودی ہے، بس پوچھنا یہ تھا کہ گرفتاری آپ لوگ اپنے گھر سے دیں گے یا نیک کام بھی پہ انجام دیا جائے؟"

شاہوین نے انکی گرفتاری کے وارنٹ لہراتے ہوئے کہا جو مکمل تیاری سے آیا تھا۔

"بہت پچھتاؤ گے تم۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ دھمکیوں پہ اترے تھے آیت اپنے خونی رشتوں کو احساس سے عاری اور خون کو سفید پڑتا دیکھ دیکھی ہوئی تھی۔

اگلہ ایک مہینہ آفندیز کیلئے بہت سے سی نی مشکلات لایا تھا عدالت کے بار بار کے چکر اور پے در پے ملنے والا نوٹسز نے انہیں تنگی کا ناچ نچایا تھا اور اس وقت بھی کمرہ عدالت کھینچ بھرتا تھا جہاں خاقان آفندی اور سکندر آفندی کے خلاف مقدمے کی سنوائی ہو رہی تھی خاقان آفندی کو ان کے سیاسی عہدے سے معطل کرتے ہمیشہ کیلئے نااہل کر دیا گیا تھا۔

"معزز جج صاحب یہ صرف اور صرف حاسدین اور مخالفین کی مل بھگت کے علاوہ کچھ نہیں ہے حتیٰ کہ پولیس کے پاس بھی کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہیں ان الزامات کی مد میں۔"

وکیل صفائی نے آفندیز کے حق میں دلائل پیش کیے تو وکیل استقلانہ نے کچھ فائلز کا پلندہ ان کے سامنے لار کھا تھا اسکے علاوہ کچھ ڈیجٹل ڈیٹا بھی۔

"جناب یہ سب وہ ثبوت ہیں جو مقتدی کے گھر سے اکٹھے کیے گئے ہیں اور اس ڈرائیو میں ان کے تمام ترمینلز کے علاوہ کچھ وڈیوز بھی ہیں جو ان کے جرائم میں برابر کے شریک اور سکندر آفندی کی سابقہ بیوی زرتاشہ شامی کے بیٹے ابراز شامی کی طرف سے دیے گئے ہیں۔"

سرکاری وکیل نے وہ وڈیوز ٹیپ چلائی تو کمرے میں گویا سناٹا سا چھایا تھا کچھ وڈیوز ایسی تھیں جو آفندیز نے اپنے فریقوں کو بلیک میل کرنے کیلئے بنائی تھیں جو غازیان نے آفندی و لا میں رہتے کاپی کی تھیں جبکہ کچھ ابراز شامی

ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

نے انکے خلاف ثبوت کے طور پر بنائی تھیں ڈرگزار انسانی اسمگلنگ کے کئی ایک کلپس تھے جو کہ سی پورٹ، انکے گودام اور ڈیرے کے تھے۔

.....♦♦♦♦♦.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

دونوں بیٹوں کی ناقابل ضمانت وراثت پہ گرفتاری نے جہانگیر آفندی کے نازک دل کو کافی بڑا جھکا دیا تھا۔
سکندر آفندی اور خاتون آفندی جیل تو جہانگیر آفندی اس وقت ہاسپٹل میں پڑے تھے جب کوئی دھیمی چال چلتے
انکے پاس آ رہا تھا۔

"وقت بہت بے رحم ہے بابا جو آپ نے بویا تھا آج اسی کو کانٹے کے وقت پہ آپ بہت کمزور پڑ گئے ہیں یہ دنیا
آپکے اعمالوں کے گریہ کی جگہ ہے اتنا تو اب تک آپکو معلوم پڑ گیا ہو گا کہ جس رتبے شان و شوکت کی خاطر آپ
نے اپنی خواہشوں اور ان کا محل تعمیر کیا تھا وہ بہت برے طریقے سے منہدم ہوا ہے۔"

Kitab Nagri

جہانگیر آفندی جنکے جسم کا بایاں حصہ مکمل مفلوج ہو گیا تھا اور شریاٹوں میں خون منجمد ہونے کی وجہ سے زبان
لقوہ زدہ ہوئی تھی کچھ بول ہی نہیں پارہے تھے۔

فریحہ آفندی کے پیچھے نمودار ہونے والے چہرے جیسے سانس ساکن کی تھی۔

بڑھاپے کی آخری حدود میں داخل ہوتے ہیں زیب کے نقوش پہ وقت نے کوئی اثر نہیں ڈالا تھا انہیں کمرے میں
کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بڑھتی تعداد اور آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی تھی جو بدبودار ہوا کے جیسے انکے پیچھے پھڑون

Posted On Kitab Nagri

میں منتقل ہو رہی تھی اور جہاں گھر آفندی کو سانس لینے میں دشواری ہوئی تو ای۔سی۔ جی مشین کی لکیروں نے ارتعاش پیدا کیا تو ڈاکٹر زالٹ ہوتے ان سب کو کمرے سے نکالنے لگے تھے۔

ہاسپٹل کے کوریڈور میں بچہ سر جھکائے بیٹھیں مسسز خاقان اور تابندہ سکندر کے چہرے ندامتوں سے پر نظر آتے تھے۔

"ہمیں معاف کر دو فری جان اپنے بابا جان اور بھائیوں کو جانے کیسی آہ تھی جو ہمارا آشیانہ برباد کر گئی۔"

مسسز خاقان کے ندامت زدہ آنسوؤں نے کچھ پل کو فریج کے قدم لڑکھڑائے تھے پر وہ انہی کا خون تھی سوچتھیں۔

فریج نے مسسز خاقان کو شانوں سے پکڑے انکے سامنے کیا تھا۔

"انہیں جانتی ہیں آپ؟ پر کیسے جانتی ہو گی کیونکہ ان پہ قہر ڈھانے والے تو آپ کے معزز شوہر تھے نا جنہوں نے اپنا سیاسی اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے انکے جوان بیٹے اور شوہر کو موت کے گھاٹ اتارتے انہیں بیوگی کی چادر اوڑھائے ممتا کی کوکھ بھی اجاڑی اور دو بچوں کو بھی یتیم کر دیا تو کیا اللہ بھی یہ رسی دراز رکھتا؟"

وہ سراپہ سوال نامہ اعمال لے کے مسسز خاقان کے سامنے تھی۔

"یہ انہیں تو آپ جانتی ہو گی نا مسسز تابندہ سکندر، سکندر آفندی کی پہلی بیوی زرتاشہ شامی جنہوں نے ساری عمر شوہر کے ہوتے ہوئے بھی کسی بیوہ کے جیسے زندگی گزاری آپ تو جانتی تھی مناسب پھر کیسے ایک عورت کے

Posted On Kitab Nagri

حقوق کی غاصب رہیں تا عمر جو حق عمیس آفندی کو حاصل تھا اسے حاصل کرنے کیلئے ہراڑنے بنا فائدے نقصان کے ہر جانہ بھرا ہے۔"

گہری نظریں تابدہ آفندی پہ گاڑیں۔

"یہ ہیزل میری بیٹی، ساری زندگی جس نے ماں باپ کے ہوتے ہوئے دشت آرزو میں گزاری کہ کاش کے اسے بھی ایک مقام دیا جائے کیا کیا آپ خواتین نے مل کے اسے ساتھ؟

ایک مظلوم کی آہ لے ڈوبی نا کیا قصور تھا مل کا جسے زمانہ بھر میں رسوا کیا گیا؟ جبکہ وہ حدود پر ہیز گار بنی تھی پھر بھی قدرت کی سنگنیوں کا شکار ہوئی کبھی سوچا ہے کیوں؟

یہ زینب آفریدی اسے بھی تو ایسے ہی تار تار کیا گیا تھا نا۔ کابھروان بھرا ہے آپکی بیٹی نے کیا اسکی آہ نہیں لگی ہوگی اسکی زندگی کا غلط فیصلہ لینے والوں کیلئے؟

پھر آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ کسی اور کی آہ لے ڈوبی اس آشیانے کو نہیں محترم خواتین آپ لوگوں کو صرف اور صرف عارضی نامہ اعمال تھمایا گیا ہے جن میں ہلا تزیہ بھی ہے کہ آپ لوگوں نے ناصر ف اپنی بیٹیوں کو سرعام رسوا کیا بلکہ دوسروں کی اولاد پہ بھی قہر ڈھاتے شر مندہ نہ ہوئے۔"

فریحہ آفندی نے بیس سالوں کی کشافیت اتارتے انکبہ شمان چہرہ دیکھا تھا۔

جبکہ ہیزل، امل اور آیت کی آنکھیں بھی اشک بار تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ایک طرف ٹہرے غازیان اور شاہویز نے تاسف بھری نگاہ ان رعونت زدہ چہروں پہ ڈالی تھی جنہیں وقت نے ایک دم سے نجیف کر دیا تھا۔

ہیزل کے سامنے وہ منظر گھوما جب اسے سرے محفل رسوا کیا گیا غازیان تو جیسے ان آنکھوں کے کرب سے آشنا ہوتے بے چین ہوا تھا تھا تبھی نا محسوس انداز میں آگے بڑھتے ہیزل کے کندھے پہ تشفی بھرا ہاتھ رکھا تو اس نے چونکتے ہوئے اس ابرساتہاں کو دیکھا تھا۔

غازیان نے آنکھوں میں اشارہ کرتے اسے مضبوط قلعے میں موجودگی کا احساس دلا یا تھا وہ فریجہ کے جیسے طعنہ تشنی نہیں دینا چاہتی تھی اسے اہل اور آیت کیلئے اتنا ہی برا محسوس ہو رہا تھا جتنا اپنے لیے۔

آیت نڈھال سی دیوار کا سہارا لینے لگی تھی کہ لڑکھرائی اسکی عمر کو اتنا روگ کافی تھا کہ ابراہیم کو دو سال کی قید کے ساتھ غیر معینہ مدت کیلئے اس کیس میں جرم دار ٹھہرایا گیا تھا جو کبھی بھی تائمر میں بدل سکتا تھا اور اس جرم کی سزا سناتے اس سے دور کر دیا گیا تھا

www.kitabnagri.com

جبکہ اس نے آیت سے ملنے سے بھی انکار کر دیا تھا شب بھر کی طویل راتیں اور اپنی وحشتوں کی سوغات اسکی کوکھ میں دیے وہ کنارہ کش ہو بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہوین نے ایک موبوہم سی نظر اٹل پہ ڈالی شاید کے وہ اس بغاوت بھری فضا میں کوئی مضبوط فیصلہ لے لیکن وہاں ایسے کوئی آثار نظر نہیں آئے تھے۔

"پیشنت کے ساتھ کون ہے؟"

ڈاکٹر کی آواز پہ سب چونکے تھے۔

"جی؟"

اس وقت آفندیوں کا سر نام لیے واحد شخص شاہوین تھا جسے ناچاہتے ہوئے بھی آگے آنا پڑ رہا تھا کیونکہ عمیس تو منظر سے غائب تھا اور پولیس ہر ممکنہ طور سے ڈھونڈتی پھر رہی تھی۔

"آئی ایم سوری ہی از نو مور۔"

ڈاکٹر نے تشفی بھرا ہاتھ اسکے کندھے پہ رکھا تھا جنہیں شاید لگ رہا تھا کہ وہ غم شریک ہے جہاں گمراہی کی موت پہ وہ ذرا کے پیچھے ہوتے دیوار سے ٹیک لگا گیا تھا۔ باقی سب کی سوئی لگاؤ میں بند کمرے کی طرف بڑھی تھیں۔

www.kitabnagri.com

ساری زندگی دوسروں پہ اپنے فیصلے مسلط کرنے والے لوگ ذرا سا اپنا انجام سمجھ نہیں پائے تھے جو کہ اب تک بھولے رہے تھے کہ انکار وہ ہے جو مشرق والوں کو دیکھتا ہے تو مغرب والوں کو نہیں بھولتا، جو آسمانوں کا نظام چلاتے سمندروں کا نظام چلاتا نہیں بھولتا، اندھیروں میں سجدہ کرنے والوں کو دیکھتا ہے تو برائی کی محفلوں سے غافل نہیں ہوتا پھر انکی اغرضوں سے کیسے ناواقف رہتا۔

Posted On Kitab Nagri

جہانگیر آفندی کی اولاد میں موجود فریجہ آفندی کی آنکھوں سے ایک آنسو نکلتے گریبان میں جذب ہو گیا تھا۔ خاموش آنسو تو سب کی ہی آنکھوں میں تھے کہ ایک انسان کی موت جو واقع ہوئی تھی۔

شاہوین نے سیل سنبھالتے تھانے کال کیے بیروں پہ رہائی کیلئے سکندر آفندی اور خاقان آفندی کیلئے عدالت میں آرڈر دے پلس کرنے کا حکم دیا تھا۔

وہ بیٹیاں جنکی ذات پہ ظلم در ظلم کیے گئے تھے اسوقت وہی شانہ دینے کو ہاسپٹل میں موجود تھیں۔

گھر کی فضا سو گوار تھی مسسز خان اور زینب بھی ایک دن کے افسوس کو آئی تھیں جبکہ فریجہ آفندی نے دنیا کیلئے مرے رہنے کی ہی ترجیح دی تھی۔

اسوقت آفندی ولایت میں ایک روم میں امل اور آیت اپنی زندگی کے بے یقین سفر کو سوچتے گوشہ نشین تھیں جب مسسز خاقان اندر آئی تھیں۔

"امل، چھوٹی اپنے بابا اور سے مل لو وہ واپس جا رہے ہیں۔"

مسسز خاقان کی آواز پہ امل تو خاموشی سے کھڑکی ہوئی تھی جبکہ آئیو نے ایک نگاہ ان پہ ڈالنے کے بعد اپنی نظریں موبائل پہ مرکوز کر لیں جہاں وہ ابراز کے حصار میں گزرے دنوں کی یاد منار ہی تھی۔

"آئیو۔۔"

"مجھے کسی سے نہیں ملنا ماما۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ بددلی سے کہتے چپل پاؤں میں اڑ سے کھڑی ہو گئی تھی میرس پہ آتے ایک بے نام آنسو اس ہر جانی کی یاد میں نکلا تھا۔

آیت کو لگتا تھا کہ ابیر پورٹ پہ انہیں پھنسانے کی سازش آفندیز نے کی تھی سو اکیلے آسان نہ تھا اس ٹروما سے نکلا اس وقت جب اسے سب سے زیادہ اپنے ہمسفر کی ضرورت تھی۔

اداس دن اپنی ست روی سے گزرنے لگے تھے جب زرتاشہ کی کال کبھی کبھی انہیں آجاتی تھی جو اس سے بچے کے بارے میں چھوٹی چھوٹی باتیں معلوم کرتی اور انسٹرکشن دیتی رہتیں۔

شاہویز نے الگ نایہ توڑ رکھا تھا گھر میں وہاں سیٹیاں ہی ہوتیں جبکہ تائبندہ سکندر اپنے بھائیوں کے گھر تھیں۔ اس دن امل کی فرمائش پہ وہ بے بی کی شاپنگ کیلئے مال آئی تھیں جب انکا سامنا شاہویز سے ہوا تھا جو کسی خاتون کے ہمراہ شاپنگ کرتا نظر آیا۔

امل کی آنکھیں سلگی تھیں جبکہ آئیو نے چپ چاپ ان دونوں کا نظریں چرائنا دیکھا تھا۔

"یہ لڑکی کون ہے شاہو کے ساتھ؟" www.kitabnagri.com

وہ اس سے پوچھ رہی تھی جسے خود نہیں معلوم تھا۔

"مجھے نہیں پتا چھوٹی میں او شخص کے معاملات سے دور رہنا چاہتی ہوں۔ اگر تمہیں لگتا ہے اتنا سامان انف ہے تو ہمیں اپنی شاپنگ و اینڈ اپ کرتے گھر چلنا چاہیے۔"

Posted On Kitab Nagri

اٹل کی بات پہ اس نے سر کو خفیف سا اشارہ دیا اور اسکی معیت میں گھر کیلئے روانہ ہو گئیں جب گھر پہ ایک نیا بنگامہ انکا منتظر تھا۔

مسسز خاقان کے ہاتھ میں عدالتی سمن تھا جو انہیں اگلے چوبیس گھنٹوں میں گھر چھوڑنے کے آرڈر دے رہا تھا کیونکہ انکے تمام تر کاروبار اور املاک سرکار نے اپنے پاس حذف کر لیے تھے اور اس سب کے پیچھے جانے والا اب کوئی نہیں تھا جب اسی شام شاہویز چلا آیا تھا۔

"سرکاری سمن کو چیلنج نہیں کر سکتے ہیں پھو پھو اسلئے یہ حکومت کی نیلامی میں آئے گا اس چیز سے فرق نہیں پڑتا کہ یہ واداجان کا آبائی گھر ہے۔"

شاہویز نے بنا قانون کی ترمیم کا بتاتے ان دونوں کو کہا تو وہ سر چھپانے کی جگہ تلاش کرنے کو پریشان نظر آئی تھیں۔

"پھو پھو وہ آپکے بھائی کا گھر ہے آپکا اپنا گھر ہے پلیز چلیں۔"

وہ مسسز خاقان کا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا جب آئیو نے ایک خاموش نگاہ اس پہ اور اٹل پہ ڈالی۔

"میں زرتاشہ مام کے پاس رہنے جاری ہوں ویسے بھی انکا حق ہے کہ وہ کچھ لحوں کی خوشیاں محسوس کریں

ہمارے بچے کو لے کے۔"

آئیو کی پلکیں بھیگی تھیں۔

ناول: دشت آرزو..... رائٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

مسسز خاقان کی سوالیہ نگاہ اہل پہ پڑی تو وہ ٹھنڈی سانس بھر کے رہ گئی تھی اور اسی شام وہ شاہدین کے گھر میں
شفٹ ہو گئے تھے۔

جاری ہے-----

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، انٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595